

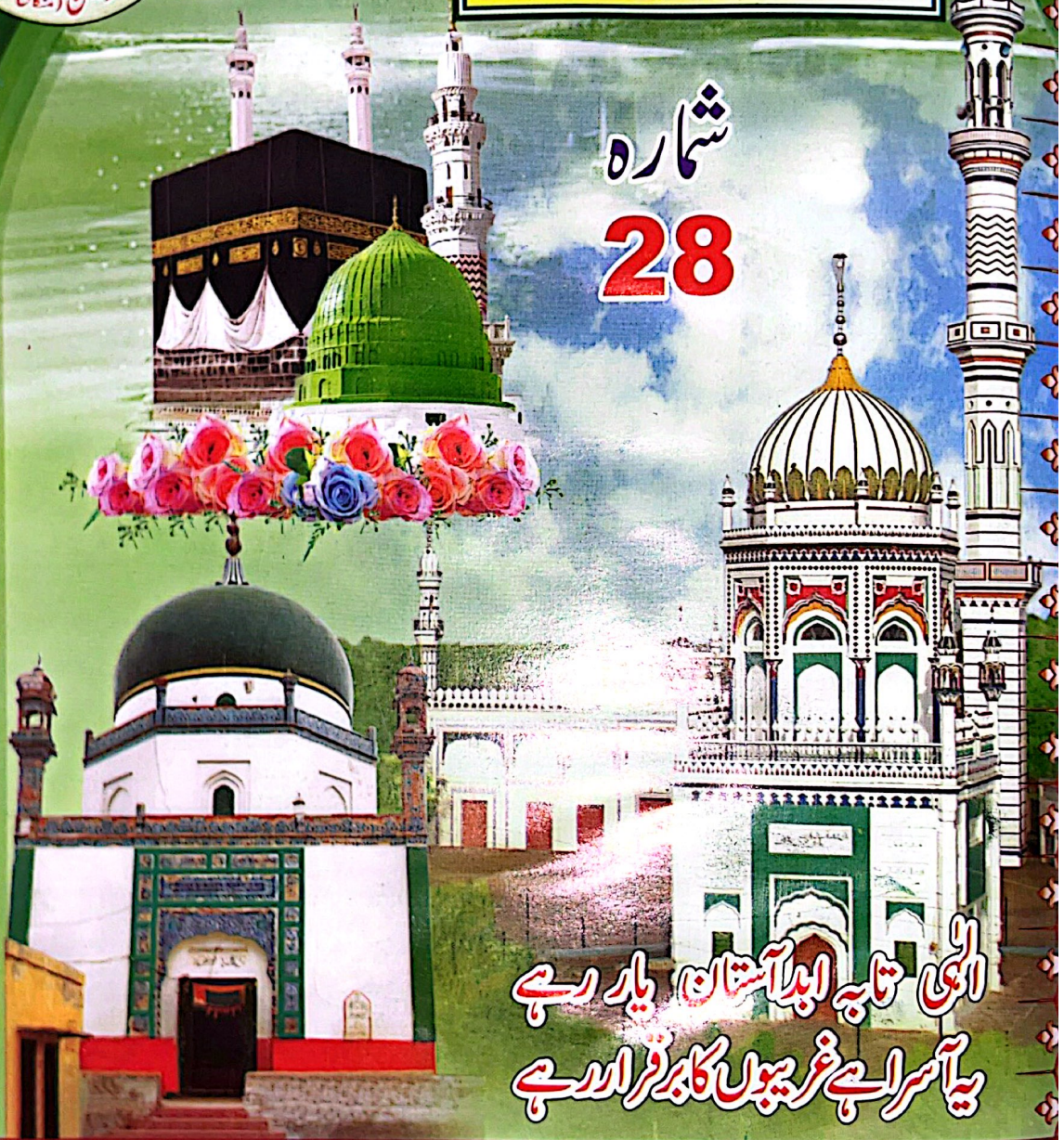


الہی طاہر ایدہ آستان کا قیام

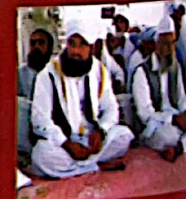
آئینہ سیکندر

جملہ
مگانی شریف جھنگ

شمارہ
28



الہی طاہر ایدہ آستان کا قیام
یہاں سے غریبوں کا ہر قدم





محمد حسین تسبیحی نام ہے۔ رہا تخلص کرتے ہیں۔ والد محترم مشہدی آقا رضا کے نام سے معروف تھے۔ محمد حسین ۲۳ مارچ ۱۹۲۹ کو قریہ تجیرہ کو پیدا ہوئے جو خوانسار سے ۱۸ کلومیٹر پر واقع ہے۔ ابتدائی تعلیم مقامی کتب میں حاصل کی۔ ۱۳۳۵ھ کو دیپلم ادبی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۳۳۸ھ کو تہران یونیورسٹی سے زبان و ادب فارسی میں ڈگری (لیسانس) حاصل کی، ۱۹۷۳ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے فارسی میں کامیابی حاصل کی۔ ۱۹۸۶ء میں پنجاب یونیورسٹی سے "تحلیل کشف الکجب و احوال آثار حضرت علی بن عثمان جویری" کے موضوع پر پی۔ ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

ملازمت: ۱۳۳۰ء سے ۱۳۳۶ھ تک وزارت پست و تلگراف میں ملازم رہے۔ ۱۳۳۷ھ میں دبیرستان خوانسار و گلپایگان میں معلم زبان و ادب فارسی مقرر ہو گئے۔ ۱۳۳۹ھ/۱۹۷۹ء میں کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد کے کتابدار متعین ہو گئے۔ کچھ مدت کے لیے ایران واپس گئے۔ تقریباً تیس سال سے کتابی دنیا کی خدمت پر مامور ہیں۔

ڈاکٹر تسبیحی صاحب نہایت مخلص، محنتی اور فدائی قسم کے آدمی ہیں۔ کتابخانہ گنج بخش کے تسمیہ و تعمیر اور ترقی کے لیے ان کی خدمات کم نظیر ہیں۔ انہوں نے گاؤں گاؤں جا کر مخطوطات حاصل کیے اور ان کے بقول ۱۳۸۱۲ نسخہ ہائے خطی موجود ہیں۔ انہوں نے پاکستان اور اہل پاکستان کو متعارف کرانے کے لیے دے دے، نئے خدمات انجام دی ہیں۔ اکثر اپنی کتابیں اور پاکستانی شعراء کے دواوین اپنے جیب سے خرچ کر کے شائع کیے ہیں۔ ان میں بہت سی صفات یکجا موجود ہیں۔ وہ کتابدار، کتاب شناس، خط شناس، ادیب، شاعر، مؤرخ، لغت شناس، دستور شناس، ماہر عروض اور محقق ہیں۔ انہوں نے بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کر کے تحقیقی مقالات پیش کیے۔ ان کے بے شمار مقالات ایران و پاکستان کے اخبار و جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ کشف الکجب پر تعلیقات

کا کام ان کی وقت گیری اور دیدہ ریزی پر دال ہے۔

تالیفات: مندرجہ ذیل فہرست سے ظاہر ہوگا کہ ان کی تالیف و تصنیف کی نوعیت مختلف ہے۔ اس میں انشاء، لطائف، سفر نامے، شاعری اور صحیح کتاب شامل ہے۔ تحقیقی کارنامے بھی ہیں۔ آپ کی ۳۸ سے زائد کتب ہیں۔ ان میں سے بعض شائع نہیں ہوئیں۔ ان میں سے تین مندرجہ ذیل کتابیں وہ ہیں جو ان کی مالی اعانت سے شائع ہوئی ہیں:

۱۔ بہ یاد جسم قریشی و شاعر و ادیب پاکستان، اہل کجرات

۲۔ ارمغان شوق (دیوان ضیاء محمد ضیاء، اہل پسرور)

۳۔ نقشبای رنگ رنگ۔ دیوان اشعار فارسی محمد حسین عرشی امرتسری،

راولپنڈی، ۱۹۷۳ء

۱۔ نثری تالیفات: دانش نگارش: انشاء نامہ نگاری برای همه، تہران، کتاب فروشی

اشرفی ۱۳۳۲ھ، ۳۴ ص۔ شریک مصنف علی اکبر دہلوی

گنجینہ لطائف: تالیف در سال ۱۳۳۶ھ، انتشارات بنیاد، تہران۔ چھ مرتبہ شائع

ہو چکی ہے۔ از خوانسار تا شیراز: (مأموریت ادبی) تہران، انتشارات اشرفی

۱۳۳۹ھ، از خوانسار تا خراسان (سفر نامہ)، لاہور، ۱۳۵۲ھ۔

گولیش خوانساری: (فرہنگ لغات خوانساری) راولپنڈی، ۱۳۵۶ھ۔

تجیرہ نامہ: (منظومہ) بہ لہجہ بھٹلی۔

دویتی حای کلی تجیرہ: (منظومہ اشعار بھٹلی، راولپنڈی، ۱۳۶۳ھ)۔

فہرست انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان (۱۹۶۹ تا ۱۹۹۲ء، اسلام آباد)۔

دستور زبان فارسی: ضمیمہ دانش نگارش، تہران، انتشارات اشرفی۔

فارسی پاکستان و مطالب پاکستان شناسی، ۲ جلد راولپنڈی، ۱۹۷۷ء۔

نور روز مبارک: راولپنڈی، ۱۹۷۶ء۔

نامہ نوروزی: راولپنڈی، ۲۵۳۶ شہنشاہی۔

فہرست نسخہ حای خطی کتابخانہ گنج بخش، ۵ جلد۔

کتابخانہ حای پاکستان، لاہور، ۱۳۵۳ھ۔

فہرست نسخہ حای خطی خواجہ سناء اللہ خراباتی، لاہور، ۱۳۵۲ھ۔

صحیح و تعلیق:

۱۔ مثنوی محمود دایاز، زلالی خوانساری

۲۔ جواہر العلوم حایونی، محمد فاضل سرقدی

۳۔ مفتاح الاشراف، لکھنؤ: الاصف (فرہنگ لغات عربی بہ فارسی)

۳۔ فرحنگ کشف الحجوب (لغات و توضیحات در بارہ اعلام رجال و امکنہ و اقابیل و

احادیث)

۵۔ کشف الحجوب، علی بن عثمان الجویری

۶۔ تحلیل کشف الحجوب و احوال و آثار حضرت علی بن عثمان الجویری

۷۔ لوائح جامی، تہران، ۱۳۳۲ھ، کتاب فروشی فروغی، ۲۳۰ ص

۸۔ تاریخ طبرستان و رویان و مازندران، سید ظہیر الدین مرعشی، تہران

۹۔ تہذیب الاسرار یا مخمس چہل اسرار، مستان علی شاہ کابلی

۱۰۔ گلستان سعدی (فارسی، انگریزی) ترجمہ ادوار در حاکم، بہ کوشش دکتر محمد حسین

تسبیعی، ۱۳۳۶ھ

نوروز در افغانستان و کشور های دیگر، چہار شعبہ سوری، تاشق، زنی، مالی کوشی،

تعلیمات، سیزدہ بدر آخر میں "سنو" کی وضاحت کی ہے۔ اس کے بنانے

پکانے اور آراستہ و ہیراستہ کرنے کی تفصیل خانم اقدس رضوانی نے پیش کی ہے۔

۳۔ نامہ نوروزی: یہ کتاب ۴۱ صفحات پر مشتمل ہے اور محمد حسین تسبیعی اور ان کی

اہلیہ اقدس رضوانی نے مرتب کی ہے اور اسے نوروز ۱۳۳۶ھ شائع ہائی کے موقع پر

شائع کیا۔ اس میں نوروز اور بہار کے متعلق شعراء کی منظومات درج کی ہیں۔ یہ

قاری کے لیے نفیس تحفہ ہے۔

۴۔ فہرست نسخہ های خطی کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ۵۰

جلد، تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ چوتھی اور پانچویں شائع نہیں ہوئی۔

تاریخ اشاعت ج ۱، ۱۳۵۰

" ج ۲، ۱۳۵۳

" ج ۳، ۱۳۵۵

تاریخ تالیف ج ۳، ۱۳۵۵

" " ج ۵، ۱۳۵۶

تسبیعی نے یہ فہرست بڑی محنت اور ہار یک بنی سے مرتب کی ہے۔ اس

میں ہر نسخے کے متعلق مندرجہ ذیل تفصیل موجود ہے۔ اعمرونی اور بیرونی پتائش،

اوراق، کاغذ، خط، کاتب، مؤلف، آغاز و انجام، کیفیت نسخہ، کتاب کے آخر سات

قسم کے اشاریے دیے ہیں۔ موضوعات، اشخاص، کاتبان، مہر و پر کندہ نام، مصر

اعمالی اوّل اشعار، کتب و رسائل و مجموعہ ما، مقامات۔

۵۔ کتابخانہ های پاکستان، لاہور، ۱۳۵۳ھ۔ اس کتاب میں ۲۸۵ سے زیادہ

سرکاری، نجی، انجمنوں، خانقاہوں اور دوسرے مراکز ادبی کا ذکر ہے جہاں کتابوں

کے ذخائر ہیں۔ یہ کتاب بھی تسبیعی صاحب کی محنت اور کتابوں سے بے پناہ لگن پر

دال ہے۔

۶۔ فہرست نسخہ های خطی سناء اللہ خراباتی: احوال و آثار با اسناد و تصاویر گونا

گون، لاہور، ۱۳۵۲۔

ڈاکٹر تسبیعی نے ایک جدول کے ذریعے تمام تصانیف کی نوعیت، تعداد

اشعار، سال تالیف میں تفصیل درج کی ہیں۔ بعد میں ہر کتاب کے ایک ایک قلمی

نسخے کی جزئیات اور کیفیت بیان کی ہے۔ خوب سناء اللہ کی موجود تصانیف کی تعداد

۵۲ ہے۔ ان میں منثور ۴ اور منکوم ۴۸ ہیں۔ ان میں سے ۳۷ مشوایاں، ۳ مجموعہ

تصاویف، ۲ مجموعہ غزلیات، ۲ مجموعہ منظوم مفرق ہیں۔

تمام فہرستوں میں تسبیعی کا تجزیاتی اور تحلیلی ملکہ ظاہر ہے۔

۱۔ فارسی پاکستان و مطالب پاکستان شناسی، جلد یکم راولپنڈی سے ۱۹۷۴ء میں شائع

ہوئی۔ اشاریہ سمیت ۵۱۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے بتایا ہے کہ اس میں

پاکستان اور اہل پاکستان سے متعلق مضامین شامل ہیں جو کتاب میں مدون ہونے

سے پہلے ایران میں روزنامہ فردا، ماہنامہ وحید اور ماہنامہ صوخت میں شائع ہو چکے

ہیں۔ مدیر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان نے "نخن مدیر" میں لکھا ہے:

"تسبیعی چشمی بینا، زبانی شیوا، دل مہربان و قلمی روان دارد۔ پُرکا

راست۔" ایران سے آئے ہوئے اسے تین سال ایک ماہ ہوئے ہیں اور اس نے

اب تک ۳۱۰ مضامین لکھے ہیں۔ جلد دوم، اسلام آباد سے ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی۔

اشاریہ سمیت ۵۰۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ اسی جلد کے مضامین ماہنامہ صحر و مردم،

ماہنامہ سروش، ماہنامہ ہلال، ماہنامہ پاکستان مصور، روزنامہ پارس، ماہنامہ

نیرنگ خیال، قومی زبان، فیض الاسلام، ماہ نو اور الہام میں بھی چھپتے رہے ہیں۔

دونوں جلدوں میں ادباء، شعراء، اور محققین سے تعارف کے علاوہ

پاکستان کے رسوم و رواج، جشن، تقریبات، عادات، مساجد، مزارات، گورستان،

کتابوں، کتب خانوں، مدرسوں، خانقاہوں، علم ادب اور فنون کے مختلف شعبوں

سے متعلق تعارفی مضامین موجود ہیں۔ دوسری جلد میں تحقیقی مقالات بھی شامل

ہیں۔ مثلاً ضابطہ لفظی خسرو، شعر خسرو، طنز نگاری خسرو۔ ان دونوں جلدوں میں تا

معروف شعراء کا تعارف کرایا گیا ہے جن سے اہل ادب نا آشنا تھے۔

۲۔ نوروز مبارک: مطبوعہ راولپنڈی، ۱۹۷۶ء، کل صفحات ۴۷۔

ڈاکٹر تسبیعی نے یہ کتاب بڑے سلیقے سے تصاویر سے آراستہ کر کے مرتب

کی ہے جس میں نوروز کی تاسیس و تاریخ اور اس کے متعلق رسوم و رواج کا ذکر کیا

ہے۔ خاص طور پر مندرجہ ذیل عنوانات قابل ذکر ہیں:

نوروز جشن ملی، سکر زین ہفت سین، معمول نوروز، حاجی فیروز، تجوید سال،

تسبیحی کا اسلوب تحریر عموماً کتابی، اخباری اور تعلیمی ہے۔ چونکہ وہ اہل زبان ہیں۔ جس طرح چاہیں لکھ سکتے ہیں۔ بیان واضح اور صریح ہوتا ہے۔

۲۔ شعری تالیفات:

۱۔ انیس نامہ: منظومہ اسلام آباد ۱۹۹۲ء۔ کال ہائیکس صفحات۔ میر بہر علی انیس بزرگ مرثیہ سرا اردو شاعر (۱۲۹۱-۱۲۹۱) کے متعلق سالانہ تقریب کی مناسبت سے ایک طویل قصیدہ شائع کیا جو ۱۳ سے ۲۲ صفحات تک کو محیط ہے۔ آغاز اس طرح ہے:

ہر کس دارد بہ دل شوق دلستان انیس
گوهر افشان می شود جان حایہ بستان انیس
ڈاکٹر رضا شعبانی مدیر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان تقریظ میں لکھتے ہیں:

”وہمیتی کہ ایک فاضل محترم آقای دکتر محمد حسین تسبیحی کشیدہ اندو کا بیٹھی در لباس ادب کہ خود بدان منتحی ہستند، تجلیلی از شاعر بزرگ مرثیہ سرای اسلامی میر بہر علی انیس معروف بہ فردوسی ثانی بہ عمل آوردہ اند، نشانہ ای از حضور دائمی اندوہ فرہنگ مذہبی مشترک در میان دولت مسلمان ایران و پاکستان و تیج ساکنان گرامی بر صغیر باشد۔“

۲۔ فردوسی نامہ: یہ کتاب اسلام آباد سے ۱۹۹۲ء میں شائع ہوئی۔ ۵۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ اسی سال فردوسی پر عالمگیر کانفرنس کی مناسبت سے منظوم و مطبوع ہوئی۔ شروع میں ڈاکٹر رضا شعبانی نے حکیم طوسی کے زیر عنوان فردوسی کے کفر و فتنے سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور ڈاکٹر تسبیحی سے متعلق لکھا ہے:

”آقای دکتر محمد حسین تسبیحی کہ ہمکاری دیر پاؤذ قیمتی بامرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان دارند، در صدد بردارند کہ مجموعہ ای از اشعار بہ مایہ خود را بہر پای دارند ستون نیر و مند زبان ادب فارسی تقدیم دارند و بہ ہم خود از مقام سرانیدہ عالی مرتبت طوسی تجلیلی بہ عمل آورند۔“

ڈاکٹر شعبانی کے اس ابتدائی کے بعد ”عجم زندہ کردم بدین پارسی“ کے زیر عنوان ڈاکٹر سید محمد اکرم کا مقالہ درج کیا ہے۔ اس کے بعد اپنا منظوم قصیدہ تجلیلیہ (ص ۲۱-۳۲) شامل کیا ہے۔ اس کا مطلع یہ ہے:

رہروان دانش ہا، عاشقان فردوسی۔ بلبلان گلشن ہا، راہیان فردوسی
صفحہ ۳۵ تا ۳۷۔ ”فردوسی، ہمای سخنور“ کے نام سے ایک نظم درج کی ہے جس کا مطلع یہ ہے:

فردوسی آن حکیم بزرگ سخن سرا

ایدون ، سی سزد کہ ستایم ذرا

صفحہ ۳۱ سے ۵۱ تک ”پند نامہ فردوسی“ کے زیر عنوان محاسن اخلاق و مواظبت شاہنامہ سے انتخاب کر کے شامل کیے ہیں۔ باقی صفحات پر فردوسی کے مجسموں، مزار اور ایک شاہنامہ کے خاص نسخے کی تصاویر شائع کی ہیں۔

پاکستان نامہ: یہ کتاب تاسیس پاکستان کے پینتالیسویں جشن آزادی کی مناسبت سے ۱۹۹۲ء میں اسلام آباد میں شائع ہوئی۔ شروع میں ”سرود ملی پاکستان“ درج ہے۔

۲۔ نظم اقبال شامل کی ہے جس کا ایک مصرع ہے۔ ”چن چراغ لاله سوزم در خیابان شہ“
۳۔ محمد تقی بہار کی نظم جس کا مصرع اس طرح ہے: ”ز سوی مردم ایمان ہزار گونہ درود“ شائع کی ہے۔ بعد میں حسب سابق ڈاکٹر رضا شعبانی نے کتاب کے بارے میں لکھا ہے: ”تصنیف تازہ ای گویا حال دوستدار دل از دست دادہ ای است کہ بخشی از عمر بزرگ برکت خویش را در سرزمین مطلوب و محبوب خود پاکستان گذرانیدہ و عیان صادق نیز کردہ و بجا امون می دیدہ“ ”الفتی عظیم بہ ہم رسانیدہ است۔“

اس کے بعد ”گل معطر باغ سخن“ کے زیر عنوان، پاکستان میں فارسی گو شعراء کے مشاعرے میں پڑھی گئی اپنی نظم درج کی ہے۔ جس کا مطلع یہ ہے:

حلا خوش است کہ ایک رو سفر گیرم

بہ شوق بکھت گل عزم باختر گیرم

صفحہ ۳۳ سے ۳۴ تک پاکستان سے متعلق طویل قصیدہ درج ہے۔ جس کا آغاز اس طرح ہے:

گل و گلزار و گلگشت آمدہ دامن پاکستان

مفا و زندگی باشد ہمہ سامان پاکستان

صفحہ ۳۵ تا ۴۰ ان دونوں منظومات میں لغات و اصطلاحات مستعملہ کی توجیج کی گئی ہے۔ کتاب قاید اعظم اور علامہ اقبال کی تصاویر سے مزین ہے۔

۴۔ فارسی نامہ: ۱۰ ستمبر ۱۹۹۲ء کو جناب اکبر ہاشمی رفسنجانی صدر ایران نے مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اور کتابخانہ تنج بخش کی نئی عمارت کے لیے ایچ۔ ۹ میں سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر یہ کتابچہ شائع کیا گیا۔ اس میں تسبیحی کی تین نظمیں شامل ہیں۔ قطعہ مادہ تاریخ، عاشقان فارسی اور فارسی نامہ۔ ان منظومات کے ابتدائی اشعار حسب ذیل ہیں:

۱۔ خوش بود بر ما کہ آمد رعممای فارسی

صدر ایران حاشی صدر علای فارسی

۲۔ مردم پاک آمدہ از عاشقان فارسی

جسمشان و جانشان گشتہ روان فارسی

۳۔ ہر کجا باشد نوای جان فزای فاری

گوشه گوشه می زرد دانا ملای فاری

کتاب کے باقی حصے میں مندرجہ ذیل شعراء کی منظومات شامل کی ہیں

جن کے عنوانات ان کے ناموں کے سامنے درج ہیں:

سید محمد اکرم - زبان فاری

سید منی حیدر دانش - سازمان فاری

ادیب فیروز شامی - قد پاری

مقصود جعفری - آسان فاری

فیاض محمد ضیاء - لغزهای فاری

حافظ محمد ظہور الحق - بلبلان فاری

۵۔ محمد انبی نامہ: یہ کتاب میر سید ہمدانی کی چھ سو ستائیسویں سالگرہ کے موقع پر عالمگیر تقریب کی مناسبت سے (۲۵ جنوری ۱۹۹۳) شائع کی گئی۔ شروع میں ڈاکٹر شعبانی نے سید علی ہمدانی کی زندگی اور ان کی علمی و عرفانی خدمات پر تبصرہ کیا ہے اور ڈاکٹر شبلی کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ:

”جسمتی کہ فاضل از جند صمبکی و کثر محمد حسین شبلی بہ عہدہ گرفتہ آمد، خود متاثر از رحمان برداشتہای بنجر دانہ ای است کہ عارف و عامی از روال عقیدتی و اخلاقی این سید با فضیلت دارند، یہ شبلی کہ مانند دیگر آثار از عمدہ استاد شبلی متین نیات صافی خالصانہ ایشان در جہت تجلیل از مقام خدمتگواران بہ فرہنگ و دیانت و زبان و ادب مشترک و ملت مسلمان ایران و پاکستان است۔“

کتاب ۹۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ صفحہ ۱۸۲ تا ۱۸۵ شبلی کی نظم ہمدانی نامہ در وصف حضرت میر سید علی ہمدانی درج ہے۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے:

ای علی ، ای سید کشمیریان

سید السادات پاکستانیان

صفحہ ۶۳ تا ۶۴ تک سید کی کتاب ”چہل اسرار“ اور ۶۴ سے ۶۷ تک رباعیات درج ہیں۔ باقی صفحات پر حضرت ہمدانی کی شبیہ، خانقاہ آرامگاہ اور ان کی بعض تصانیف کے نسخہ حائے خطی یا منظرہ قدیم کی فوٹو کاپیاں شائع کی ہیں۔ صفحہ ۸۷ سے ۹۴ تک چند نامہ عرفانی شاہ ہمدان درج ہے جو ۱۱۳ اقوال پر مشتمل ہے۔

۶۔ موسم نامہ: ”احوال و آثار و اوزان عروضی اشعار“ اسلام آباد، ۱۹۹۳ء کل صفحات ۱۵۰۔ شبلی نے شروع میں موسم کی زندگی کے کوائف اور تصانیف کا ذکر کیا ہے۔ پھر فاری اور اردو کلام کے تمام اصناف سخن غزل، قصیدہ، رباعی، قطعہ، مفرات و مضاربج کے بحور و اوزان کی نشاندہی کی ہے۔ شبلی کی محنت، کاوش، و قیادت

ری اور فن عروض پر ان کا تسلط و کجہ کر حریت ہوتی ہے۔

۷۔ اقبال نامہ: یہ کتاب ۱۹۹۳ء میں علامہ اقبال کے ہم وفات ۱۲۱ ہجری ۱۹۹۳ء کے موقع پر اسلام آباد سے شائع ہوئی۔ کل ۱۳۰ صفحات ہیں۔ زندگی نامہ لکھنے کے

بعد آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے مقالہ اقبال در میان، سے انتہاس درج کیا ہے۔ بعد میں شبلی نے مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت منظومات شبلی کی ہیں:

۸۔ اقبال نامہ:

درگاہ اقبال زیارتگاہ رمدان جہاں

مردمان ایران عاشقان اقبال

سیالکوٹ زادگاہ اقبال

در غل پرداں جاوید اقبال

علامہ اقبال لاہوری، حمد دل و ہم زبان پاکستان و ایران

قرآن و اقبال لاہوری، تربیت و عشق در اشعار اقبال

اقبال در راو مولوی

بزم اقبال در گجرات

غزل سرائی اقبال در راو حافظ شیرازی

روز اقبال در لبنان

اقبال دانای ناز ایران و پاکستان

۹۔ حافظ روح سخور: یہ ۱۱۵ اشعار پر مشتمل نظم ہے جو حافظ شیرازی حسین و تجلیل میں کہی گئی ہے۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے:

گوہر یکای ما ، حافظ شیراز ما

بلبل گوپای ما ، حافظ شیراز ما

اس کے ساتھ ہی ۱۲۶ اشعار پر مشتمل روح سخور، کے عنوان سے ایک اور نظم شامل ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے:

حافظ شیرین سخن روح سخور آمد

کوکب عرفان و عشق انشا نمایان آمد

ڈاکٹر رضا شعبانی کتاب کے دیباچے میں شبلی کے بارے میں لکھتے ہیں:

”بندہ بہ عزات شاہد حضرت نمائی قریحہ شرار این انسان با فضیلت و ادب دوست و فردن بودہ ام و ایشان را بہ فرادان الامتات ممتاز و مردی و دار ہلمہ صداقت و سلامت تصان حریف کردہ ام۔“

۱۰۔ سعدی نامہ: ۱۱۰ اشعار پر مشتمل سعدی کی مدحت میں قصیدہ ہے جسے اسلام

آباد میں ۱۹۹۱ء میں شائع ہوا۔ کل ۹ صفحات ہیں۔ شروع میں ڈاکٹر شعبانی کی تعریف

ہے۔ سعدی کے متعلق پے درپے تو صلی مرکبات میں شعر نکالنا ادبی کارنامہ ہے۔ پہلا شعر یہ ہے:

سرو گلستان ما ، یوسف بیتان ما
ماہ شبستان ما ، سعدی شیراز ما۔

۱۱۔ ججویری نامہ: سید علی بن عثمان ججویری کی منقبت میں ۱۱۲۳ اشعار پر مشتمل قصیدہ ہے جو مصنف نے ۱۹۹۳ء میں راولپنڈی میں شائع کیا۔ حسب معمول رکتروضا شعبانی مدیر مرکز فارسی ایران و پاکستان کی تقریظ شامل ہے۔ کتاب حضرت ججویری کے مرقد و جدید مساجد کی تصاویر سے آراستہ ہے۔ منقبت کا پہلا شعر یہ ہے:

پیر عرفان و طریقت علی ججویری
پیکر مہر و محبت علی ججویری

شاعر کی حیثیت سے ایرانی شعراء میں تو ان کا بڑا نام نہیں۔ لیکن شعر سازی عطیہ خداوندی ہے۔ انہیں موزوں اشعار نکالنے کا ملکہ حاصل ہے۔ انہوں نے عموماً شخصیات سے متعلق قصائد لکھے ہیں۔ اور ایک شاعر، ادیب یا نامور صوفی کے متعلق سوسوا اشعار کہہ ڈالے ہیں۔ ان سے فارسی زبان و فن شعر پر ان کا تسلط واضح ہے۔ حافظ، زبان فارسی، ججویری جیسے کلمات کو ردیف کے طور پر استعمال کر کے پے درپے شعر یہ شعر کہتے چلے جاتا ان کی زباندانی، بیان و معانی سے آشنائی اور عروض پر مہارت کے ساتھ ساتھ موضوع کے ساتھ کام کا درود و اخلاص ظاہر ہے۔ دیگر اصناف سخن پر مشتمل ان کا مجموعہ کلام دیکھنے میں نہیں آیا تاکہ شاعر کی حیثیت سے ان کا مقام و مرتبہ متعین کرنے میں مدد مل سکتی۔

انہوں نے تعزیتی نظمیں کافی تعداد میں لکھی ہیں۔ جب بھی دوست عزیز، ادیب، شاعر یا نامور شخص فوت ہو جاتا ہے تو ان کا دل درد و سوز بے بھرا آتا ہے اور وہ فوراً تعزیتی نظم لکھ ڈالتے ہیں اور خصوصاً قطعہ مادہ تاریخ کہتے ہیں۔

(ما خود از کتاب "پاکستان میں فارسی ادب" جلد ششم۔ تالیف ڈاکٹر ظہور الدین احمد)

جناب ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی "رحا" کی دربار عالیہ منگانی شریف سے محبت اور قلبی ربط کا اعزازہ قارئین مجلہ آئینہ کرم اُن کی درج ذیل فارسی منظومات سے باسانی کر سکیں گے۔ تاجدار منگانی شریف جناب حضرت پیر محمد کرم حسین خلی القادری رحمہ اللہ کے نور چشم اور درخشندہ ستارے جناب ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین خلی القادری مدظلہ العالی کی خواہش پر جناب سید رفاقت علی شاہ مشہدی کاظمی القادری مدظلہ العالی نے آقای انجم احمد قادری قونیوی کی وساطت سے جناب ڈاکٹر محمد حسین

تسبیحی صاحب کو دربار عالیہ منگانی شریف کا فنون پر تعارف کروایا۔ پھر جناب سید رفاقت علی شاہ مشہدی کاظمی القادری نے دربار عالیہ کے حوالے سے چند دستیاب کتب اور آئینہ کرم کے چند شمارے تہران (ایران) ارسال کیے۔ جن کا مطالعہ کرنے کے بعد جناب ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی صاحب نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے منظوم فارسی اشعار میں اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار فرمایا۔ ان منظومات کی اہمیت کے پیش نظر انہیں قارئین آئینہ کرم کے لیے شائع کیا جا رہا ہے۔

اس موقع کو قیمت جانتے ہوئے ادارہ آئینہ کرم کے ناظم اعلیٰ سید رفاقت علی شاہ مشہدی کاظمی کی طرف سے اور بالخصوص پیر محمد طاہر حسین مدظلہ العالی کی طرف سے جناب ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو خیر و برکت والی طویل عمر عطا فرمائے تاکہ ایک عالم اُن کے فیض سے مستفیض ہوتا رہے۔ آمین

فارسی منظومات:

(۱)

تاجدار منگانی شریف جناب حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین خلی القادری رحمہ اللہ کی سوانح حیات "لمحات کرم" پر خیالات و جذبات کا اظہار:

لمحات کرم نامہ

یہ مناسبت باپ و نشر کتاب مستطاب لمحات کرم، سوانح حیات کرم حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین خلی القادری قدس اللہ سرہ و اعزیز

تالیف لطیف جناب آقای ابوالحسن محمد طاہر حسین قادری زید عروہ العالی
لمحات عشق و عرفان ، ہمہ جا شدہ نمایان
کرم محبت آمد ، ہمہ دم جو گل شکوفان
لمحات صدق و ایمان ، شدہ جلوہ بہاراں
بنگر کرم چہ کردہ ، بہ نظارہ گلستان
لمحات رحمت حق ، ہمہ جا رسیدہ آسان
بہ امید نیک نامی ، بشنو نوای قرآن
لمحات پیر محمد کرم حسین نیکان
حنفی رسیدہ اکنون ، بہ جمال پاکبازان
لمحات بُود کتابی کہ رُبودہ دل ز مردم
کہ سوانح حیات است ، بہ جہان نورو عرفان
فیضان عشق باشد ، ز کرم رسیدہ ہر ما
بہ صفات نیک طاہر ، شدہ گوہر درخشان

همه خواجه پیر محمد، به زبان و جان ترنم
 که حضور قبله عالم، شده قادری جیلان
 گل باغ دل شکفته، همه لفظ و ذر سفته
 به جهان رسیده خوشبو، لمحات ابر فیضان
 توبینا به طاهر آباد، توببین جمال یاران
 همه قادری به نسبت، همه در کرم شتابان
 سخنان عشق گوید، ره و رسم عارفانه
 تو خصائص کرم بین، که شوی چو گل به بستان
 لمحات پیر محمد کرم حسین بیامد
 دل و جان به سوی او شد، همه دم غزل سرایان
 توبینا ابوالحسن جان، تو محمدی و طاهر
 تو نوشته ای سخن ها، که بود نشان ایمان
 به زبان و دل دعا گو که شوی سلامت و شاد
 سخنان دلنوازی، ز قلم شده در افشان
 توبینا به منگانی زو، به زیارت مقدس
 توببین که دل نواز د، به کلام عشق جانان
 شب و روز عاشقانه، توبخوان بسی ترانه
 که در آن بود نشانه، ز نوای نی توازان
 تو ابوالحسن کجایی، توبه درد دل دوایی
 تو که طاهری حسینی، تو امیر عشق بازان
 توبه عمر سی ساله، زده ای نوای ناله
 لمحات پیر محمد کرم آمده به میدان
 فیضان رشد و ایمان، نغمات لطف و احسان
 ادبی کلام منظوم، شده مایه سخندان
 همه خاندان علی گو، همه سوی حق صفا جو
 توبینا به در گه او، که شوی ز جز خوانان
 همه علم و دین به نسبت، شده جلوه محمد
 همه مصطفی ثنا خوان، همه مجتبی دل و جان
 لب و لهجه شد ترنم، که زنده به نعره یا هو
 لمحات پاکبازی، برسد به سرفرازان
 همه گفت و مقدس، که رسد ز نور اقدس

به محمد و علی شد، چمن وفا گل افشان
 به انتم و صحابه، همه اولیای اسلام
 همه کاشف حقیقت، به زبان و دل علی جان
 لمحات دلنوازی، بد هد نیاز و نازی
 تو، به لنگر کرم باش، به مثال میهمانان
 کرم و کرامت آمد، به نشانه سخاوت
 که چو آیین کرم شد، به وفای میزبانان
 سفر و حضر بود شاد، به دیار طاهر آباد
 همه کس در آن بود خوش، به کنار عشق بازان
 دل من ربوده طاهر، که محمد و حسین است
 به صفات نیکنامی، زده نقش آشنایان
 گل ناز افتخارم، به کمال حافظ احد
 به جمال کعبه عشق، که بود محبت انسان
 تو، به آیین کرم بین، که شوی همیشه دلشاد
 رسد ز نوای ایمان، همه دم به لفظ و برهان
 خوش و شاد مانم امشب، که رسیده تحفه نو
 لمحات مصطفایی، نغمات لفظ نیکان
 لمحات چو گشته تألیف، به حروف ابجد آمد
 به زبان فارسی دان، به زبان حال گویان
 به دلم بود اثر بخش، به صد اشتیاق خوانم
 "لمحات پیر دستگیر" ز کرم شود خوش الحان
 ۵۱۳۸۵ ش
 به حروف جمل آمد: "لمحات، یا حضرت حق"
 ۲۰۰۲ م
 که نوشته طاهر حق، به صفای نو بهاران
 "لمحات فخر بالله" همه جا شده درخشان
 ۵۱۴۲۴ ق
 که شده صفات ایمان، ز کرم به لطف فرقان
 "لمحات امر غفور" شده روشنی به دل ها
 ۲۰۰۲ م
 ز کرم بود کرامت، که رسیده سوی ایران
 زده نقش دین و ایمان، به قرانت مسلمان
 "لمحات تعظیم مسجد" همه جا نماز خوانان
 ۲۰۰۲ م
 لمحات گشته ظاهر، همه جا رسیده خوشبو

(۳)

کتاب "فیضانِ کرم" پر ڈاکٹر محمد حسین تبسبی کے تاثرات

فیضانِ کرم نامہ

بہ مناسبت چاپ و نشر و توزیع فیضانِ کرم
تألیف دل افروز جناب آقای صاحبزادہ ابوالحسن پیر
محمد طاہر حسین قادری منگانی زید عزہ العالی

فیضانِ کرم رسیدہ، بہ بیان پاکبازان
ہمہ گفت و گوی جانان، ہمہ عشق و لطف احسان
بہ بیان شوق باشد، بہ زبان ذوق باشد
فیضانِ بُود محبت، گل نو شکفته در جان
سخنانِ پیر کرم را، تو بخوان و شاد می باش
کہ ابوالحسن محمد، شدہ طاہر و خوش الحان
چو بہ شہر طاہر آباد، شدہ ام روانہ اکنون
بہ حضور قبلہ عالم، کرم حسین جانان
بہ زبان دل بگویم، کہ حضور پیر جویم
گل منگانی شکوفان، ز برای نعت گویان
چمن کرم گلستان، ہمہ خاندان شادان
سہ پسر کرم عزیزان، بہ مثال ماہ تابان
یکی مظهر حسین است، دوم اختر حسین است
سوم طاہر حسین است، ہمہ شان کرم نوازن
دل این "رہا" بُود شاد، بہ جمال این سہ گانہ
بہ حضور قبلہ عالم، پدر بزرگ پیران

(۴)

کتاب "دستِ کرم" پر منظومہ نام

دستِ کرم نامہ

بہ مناسبت سرودن اشعار شور انگیز و دل انگیز
ادبی و عرفانی دستِ کرم اثر تابناک جناب آقای ابوالحسن
پیر محمد طاہر حسین قادری دامت مجدہ العالیہ

دستِ کرم کہ شدہ جلوہ بہارستان
رسیدہ لطف و صفا از بہار پاکستان

"عتبات عالیات" شد، بہ مثال ماہ تابان
۱۳۸۵ھ ش

منم این "رہا" شدم شاد، کرم آمدہ بہ ایران
لمحات طاہر آباد، کرم از کریم منان

(۲)

مجلہ "آئینہ کرم" پر فارسی منظومہ

آئینہ کرم نامہ

بہ مناسبت ارسال مجلہ آئینہ کرم و محبت و
لطف جناب آقای الحاج خواجہ ابوالحسن صاحبزادہ پیر
محمد طاہر حسین قادری منگانی دامت مجدہ العالی

آئینہ کرم ہمہ جانور عارفان آمد
مجلہ پی است کعبہ منگانی ترجمان آمد
نوشتہ های آن از نور و عشق و کمال
بہ لطف حق سخن نیک مؤمنان آمد
آئینہ کرم شدہ تاریخ و روشنی و وفا
کرم در آن ہمہ دم پیک گل فشان آمد
چو سرو و تازادب می رود بہ راہ یقین
آئینہ کرم بہ جمال جہان عیان آمد
سخنوران ہمہ در آئینہ کرم دارند
بہ لفظ و معنی دانش سخنواران آمد
بیابہ مکتب آئینہ و کرم برگیر
کرم نواز و کرم دوست دلبران آمد
ابوالحسن کہ محمد بُود بہ قادری منسوب
جمال طاہر او در صفات جان آمد
ز شعر و نثر کرم دل بود خوش و شادان
سخن شناس و ادب دان و خوش بیان آمد
ہمیشہ یار شما باد علی و آل علی
بہ مصطفیٰ برسان خویشتن را همان آمد



سخن شناس ما که بُود روشنی به منگانی
 ابوالحسن محمد طاهر حسین جانبازان
 در شعر او همه جا آرمیده لطف و صفا
 آمد مقام او به دل و جان و یادمان
 حمد خدا و نعت رسول آمده یقین
 در قلب و جان مؤمن پاکیزه دل مکان
 فارسی بُود زبان دل مردمان نیک
 اردو همواره آمده قومی زبان بیان
 پنجابی و سرانیکی آورده کافیان
 تا آن که ریخته از قلم طاهر شود عیان
 صد آفرین به ابوالحسن طاهر حسین ما
 کآورده نعت پاک نبی را کرم نشان
 مهر و محبت آمده از افتخار پاک
 دست کرم رسیده به دستم مثال جان
 گوهر شناس کعبه عشق و بیان دل
 حافظ بُود به حضرت قرآن مؤمنان
 پاینده باد ابوالحسن و افتخار خوب
 تابنده باد کوشش آنان در این جهان
 می خوانم این همه آثار طاهر حسین
 دارم دعا همواره بُود شاد و جاودان
 در جان این "رها" همه دم عشق مصطفی
 باشد عجین به جان و تنم رحمت و امان

بِه عرفان و تصوف دل سپردم
 خروش و نعره قرآن شدم من
 دلم خواهد به منگانی شریف جای
 بسازم جای و یک مهمان شدم من
 صفات طاهر آباد دلم باشد
 به عقل و هوش یک انسان شدم من
 بیایید ای همه یاران یک دل
 به اخلاق خشن احسان شدم من
 چو بُستان گزم خواندم به اخلاص
 به دل شاد و به لب خندان شدم من
 سلام ای طاهر آباد محبت
 مُحَبِّ حضرت پیران شدم من
 ابوالحسن فرستاده کتاب ما
 به لطف افتخار افشان شدم من
 سراسر کوچه های طاهر آباد
 مرا آیین نه شد، پُران شدم من
 "رها" همواره جوید راه عرفان
 کمال رحمت رحمان شدم من

(۶)

کتاب "ایر کرم" پرژاکر محمد حسین تبیینی کا اظہار خیال بنام

ایر کرم نامہ

به مناسبت چاپ و نشر کتاب لطیف مُدِیف ایر
 کرم تألیف عارف بالله جناب آقای ابوالحسن پیر
 محمد طاهر حسین حتفی القادری سلمه الله تعالی

ببین ایر گزم باریده اکنون
 شدم از بارش آن شاد و مکنون
 به لطف خواجه پیر محمد
 گزم حسین بُود چون گزم مکنون
 ابوالحسن محمد طاهر عشق
 همیشه می رود، در راه بیچون
 همه مکتوب و ملفوظ گزم شد

(۵)

کتاب "بُستان کرم" پر فاری منظومه بنام

بُستان کرم نامہ

به مناسبت چاپ و نشر کتاب مستطاب بُستان
 کرم تألیف لطیف جناب آقای ابوالحسن پیر محمد
 طاهر حسین حتفی القادری زید عرّه العالی

ز بُستان گزم شادان شدم من
 به درگار گزم نالان شدم من
 ابوالحسن محمد طاهر نیک
 به الفاظ گزم نازان شدم من

مثال گوهر سنجیده مضمون
 بنه منگانی شریف گشتم زوانه
 تخیل کردم و گردیده مرهون
 گرم حسین که دارد صوت احسن
 شدم سامع من اندر دین، مدیون
 به علم و حکمت و عرفان و دانش
 به منگانی شریف خورشید مسنون
 دعا خوان گشته ام کرم حسین را
 به ملفوظات او گردیده مفتون
 به منگانی بیایید شاد باشید
 همه در عاشقی گردیده مجنون
 ابوالحسن محمد طاهر پیر
 به گفتار و سخن همواره موزون
 شب و روز مریدان و فادار
 به وجد و حال و شوق باشد شبیخون
 صدای نعره الله اکبر
 نماز و روزه مسنون و مآذون
 بیایند ای عزیزان طاهر آباد
 که گنج عام و حکمت گشته مخزون
 کتابخانه به منگانی شریف است
 بود میراث مکتوب حفظ و مضمون
 الهی زنده و پاینده ماند
 ابوالحسن محمد طاهر مأمون
 سلام این "رها" در طاهر آباد
 به درگاه گرم گردیده مقرون

(۷)

کتاب "هدیه النبی ﷺ" پر فارسی منظوم بنام

هدیه النبی ﷺ بنامه

به مناسبت طبع و نشر کتاب عزیز الوجود و ذیجود
 هدیه النبی ﷺ تألیف دلپذیر و بی نظیر جناب آقای ابوالحسن پیر
 محمد طاهر حسین قادری دامت مجده العالیة

آورده شور معرفت، نور هدیه النبی
 خورشید روشن و فاء، شور هدیه النبی
 تألیف پیر محمد طاهر حسین قادری
 باشد لطیف و با صفا، پور هدیه النبی
 هر کس شود شادان و خوش، از خواندن مضمون آن
 عشق محمد مصطفی، حور هدیه النبی
 چشم و چراغ عاشقان، باشد سلام شایقان
 منگانی آمد شریف، طور هدیه النبی
 صوت اذان بر گوش ما، از طاهر آباد آمده
 نعت رسول مصطفی، ذور هدیه النبی
 قرآن بخوان ای مرد حق، پیوسته درس و سبق
 تفسیر آن دارد شفا، غور هدیه النبی
 باشد "رها" در انتظار، تاکه رسد فصل بهار
 از بارگاه پیر گرم، نور هدیه النبی

(۸)

جناب سید رفاقت علی شاه مشہدی کاظمی مدظلہ العالی کے بارے میں
 جناب ڈاکٹر محمد حسین تبسبی کے تاثرات بنام

رفاقت علی شاه نامہ

تقدیم می کنم به حضرت آقای پیر سید رفاقت
 علی شاه زید عزہ العالی ناظم اعلیٰ مجله آیینہ کرم،
 راولپنڈی پاکستان.

رفاقت علی شاه دانای دین
 عمان سید پاک و مسند نشین
 شدہ مشہدی کاظمی قادری
 به عرفان و دانش شریف و امین
 محبت همواره بود کار او
 کمال صداقت از او شد یقین
 به اخلاق نیکو زود راه حق
 ز مردم برو می رسد آفرین
 دعا و سلام و درود شریف
 بود ورد جاننش چو ماء معین

رفیافت علی شاه روشن خیال
 به قرآن حق جان او شد قرین
 کرامت کند بر فقیر و غریب
 به خدمت بُود پاک دل راستین
 بُود نایبم آیینیه در گرم
 نویسد بسی نُکته های گزین
 دَمادم غلی بر زبان و دلش
 که او را بُود راه علم الیقین
 کتاب ها کرامت نموده به من
 همه در فنون و علوم فمین
 همان افتخار احمد قادری
 شده کعبه العشاق عرفان و دین
 رفیافت علی شاه و این افتخار
 به پندنی دو پیر بزرگ و متین
 رفیافت علی شاه گنوه ربود
 درخشان بُود در سماء و زمین
 همیشه به یادش دلم می طُند
 همه یار او از کَهِین و مهین
 به منگانی او را بُود پیر گرم
 که در بار او گشته حصن الحصین
 "حسین" هر جایار و همراه او
 به "مظهر" و به "اختر" به "طاهر" حسین
 "حسین گرم" پیر عشق و گرم
 پسر های او را "رهنا" شد کَهِین

(۹)

آقای افتخار احمد حافظ قادری اوران کی چند کتب پرڈاکٹر صاحب کا فاری
 منظومہ بنام

کعبه العشاق نامہ

کعبه العشاق ما اینک شده نور الامین
 با وفا و مهربان و عاشق علم الیقین
 افتخار احمد بُود حافظ به قرآن خدا
 از زیارات جهان او را بود حق الیقین

دل ربای می کند این کعبه العشاق دل
 رونق لطف و صفا دارد همواره دلنشین
 یاد او در جسم و جان و دل بود طاقبت یقین
 یعنی از جمله دعا هایش رسد غین الیقین
 کنز پاک مصطفی باشد صلوة و هم سلام
 چون درود و کنز آن آورده پیمان متین
 از جلال الذین رومی گشته مشهور جهان
 قونیہ آورده در جانش هزاران آفرین
 از زیارات مراکش می رسد عهد و وفا
 پاکباز این کعبه العشاق شده نقش نگین
 اهل بیت طاهرین خورشید جان افتخار
 نور پاک مصطفی در خاندانش مستعین
 افتخار احمد مثال بوی خوش در این جهان
 گستریده از دعا ها هر گجا مُشک عجبین
 اولیای پاک کشمیر و همه روحانیان
 گوهر درج محبت آمده با هم قرین
 کعبه العشاق همه دم می رود با عشق خود
 پای کوبان و دست افشان با قلم در آستین
 من به دل پیوسته ام با کعبه العشاق جان
 چون که او داده به من آثار علم عاشقین
 از درود و و از سلام او شدم و شادان و خوش
 می رسد نور محبت از کلام آمین
 پیکر شعر و ادب باشد همواره افتخار
 چون که الفاظش دهد قدرت به جان مؤمنین
 یادگاری های او باشد همیشه ماندگار
 دوحه سلم و صفا این افتخار راستین
 من "رها" تسبیح گوی افتخارم روز و شب
 تندرست و شادمان در آسمان و در زمین

سروده
 دکتر محمد حسین تسبیحی "رها"
 طهران (ایران)
 16 اگست 2010ء